یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۳ ماہ احسان ۱۳۲۳ھ ش | ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۳ جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹½ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل شام سے سر درد کی شکایت ہے۔ آج رات کو اسہال بھی آئے اور اسوقت حرارت بھی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

کل بعد نماز عصر مسجد مبارک میں جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی لڑکی قانتہ بیگم صاحبہ کا نکاح مولوی وقیع الزمان خانصاحب سیکنڈ لیفٹیننٹ سے دس ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ ۸ بجے شام رخصتانہ ہوا جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب اور دیگر معزز اصحاب شامل ہوئے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس تقریب کو مبارک بنائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۹ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

(۳)

خوابوں کے اقسام

عرض کیا گیا۔ کہ خوابوں کی کتنی اقسام ہیں حضور نے فرمایا۔ خوابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی آتی ہیں۔ اور شیطان کی طرف سے بھی آتی ہیں۔ اسی طرح بعض نفسانی خوابیں ہوتی اور بعض ایسی خوابیں ہوتی ہیں۔ جو دماغی بناوٹ کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ گویا جہاں تک خواب کا سوال ہے۔ ایک خواب وہ ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے۔ ایک خواب وہ ہوتی ہے جو شیطان دکھاتا ہے۔ ایک خواب وہ ہوتی ہے۔ جو ذاتی خواہشات کے نتیجہ میں آتی ہے۔ اور ایک خواب وہ ہوتی ہے۔ جو بیماری یا کسی اور جسمانی تغیر کے باعث آتی ہے۔ بیماری کے نتیجہ میں انسان کو جو خواب آتی ہے۔ اس میں انسان کو ایسی چیز نظر آتی ہے۔ جس کا بیماری سے تعلق ہوتا ہے۔ مثلاً نزلہ کی شکایت ہو۔ تو انسان رویاء میں دیکھتا ہے۔ کہ وہ پانی میں غوطے کھا رہا ہے۔ یا چھت سے پانی ٹپک رہا ہے۔ جس شخص کے معدہ یا دل میں کوئی خرابی ہو۔ وہ خواب میں اپنے آپ کو اڑتے یا اوپر سے نیچے کی طرف گرتے دیکھتا ہے۔ جس شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو۔ اُسے یہ دکھائی دیتا ہے کہ میرے سامنے آگ لگی ہوئی ہے۔ اور میں بھاگ نہیں سکتا۔ اگر دماغ میں رطوبت بڑھ جائے۔ تو انسان رویاء میں کہیں تالاب دیکھتا ہے۔ کہیں بارش برستی دیکھتا ہے۔ کہیں گدلا پانی دیکھتا ہے۔ اور چونکہ ایسی خواب دماغ پر ایک بوجھ کے نتیجہ میں انسان کو آتی ہے۔ اس لئے بالعموم ایسی خوابیں پریشان خوابیں ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ آرام اور سکون سے اُسے کوئی نظارہ نظر آ رہا ہو۔ وہ جو نظارہ بھی دیکھیگا اس میں پریشانی اور اضطراب ہوگا۔ دیکھیگا کہ میں بھاگا جا رہا ہوں۔ کہ راہ میں کوئی روک واقعہ ہو گئی اور میں گر پڑا۔ پھر اٹھا اور دوڑا آگے دیکھا کہ شخص کھیت میں سے مولیاں توڑ رہا ہے۔ وہاں سے گذرا۔ تو ایک بیل کو جاتے دیکھا۔ غرض اس کی خواب سے اضطراب ظاہر ہو رہا ہوگا۔ جو بتا رہا ہوگا۔ کہ یہ خواب خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ بلکہ کسی بیماری کا نتیجہ ہے اس کے مقابلہ میں وہ خوابیں جو خواہشات نفسانی کے نتیجہ میں آتی ہیں۔ ان کے پہچاننے کا ایک بڑا ذریعہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جس قسم کی خواہش انسان کے دل میں ہوگی۔ ویسی ہی اُسے خواب آ جائے گی۔ اگر کوئی شخص ملازمت کی تلاش کر رہا ہو۔ تو اُسے خواب آ جائے گی۔ کہ مجھے نوکری مل گئی ہے۔ ایسی خوابوں میں ننانوے فی صدی یہی احتمال ہوتا ہے۔ کہ خواہشات نفسانی کا نتیجہ ہیں۔ یا ایک شخص کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ مجھے فلاں رشتہ دار مل جائے۔ اس خواہش کا اس پر اس قدر غلبہ ہوتا ہے۔ کہ وہ رویاء میں دیکھتا ہے۔ کہ اس کا وہ رشتہ دار اُسے مل گیا ہے یا نہیں ملا۔ ایسی خوابوں میں ہمیشہ پہلا قیاس اسی طرف جائے گا۔ کہ یہ نفسانی خواہش کے نتیجہ میں آئی ہیں۔ اور ننانوے فی صدی ایسا قیاس درست ہوتا ہے۔ پھر جو خوابیں شیطانی ہوتی ہیں۔ ان کی بعض علامتوں کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں ذکر فرمایا ہے اور بعض علامات کا قرآن کریم سے بھی استدلال ہوتا ہے مثلاً پہلی علامت شیطانی خواب کی یہ ہے۔ کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوگی جس سے دین کی تائید ہوتی ہو۔ کیونکہ شیطان کو دین سے کوئی غرض نہیں۔ دوسری علامت شیطانی خواب کی یہ ہوتی ہے۔ کہ ایسی خواب ہمیشہ دل میں مایوسی پیدا کرتی ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے مایوسی سے منع فرمایا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں بتایا ہے۔ کہ مایوسی والی خوابیں شیطان کی طرف سے آتی ہیں جب بھی کوئی ایسی خواب آئے۔ تمہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ بلکہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی بعض دفعہ منذر رویاء دکھائی جاتی ہیں۔ خود انبیاء کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ مبشرین و منذرین۔ وہ بشارت بھی دیتے ہیں۔ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے بھی ہیں۔ پس یہ مطلب نہیں۔ کہ جب بھی کسی کو کوئی منذر رویاء ہو۔ وہ اُسے شیطان کی طرف سے سمجھ لے۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ جب متواتر اور مسلسل منذر رویاء ہوں۔ تو وہ منذر شیطان کی طرف سے آتی ہیں۔ چنانچہ بعض لوگوں کے متعلق دیکھا جاتا ہے۔ وہ جہاں بھی بیٹھتے ہیں۔ دوسروں کو بتاتے ہیں آج ہم نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ تمہارا باپ مر گیا ہے۔ آج ہم نے دیکھا ہے تمہارا بھائی مر گیا ہے۔ آج ہم نے دیکھا ہے تمہارا بیٹا مر گیا ہے۔ غرض جب بھی انہیں کوئی خواب آتی ہے ڈرانے والی اور دلوں میں مایوسی پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ اور یہ شیطان کا کام ہے خدا کا کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ رحمتی وسعت کل شیء۔ پس جب خدا کی رحمت ہر چیز پر غالب ہے۔ تو یہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی طرف سے جب بھی خواب آئے گی۔ منذر ہی ہوگی۔ اور عذاب کی ہی اس میں خبر ہوگی۔ تبشیر کا کوئی پہلو اس میں نہیں ہوگا۔ پس ایک نمایاں علامت اس قسم کی خوابوں کی یہ ہے۔ کہ ان میں انذار اور مایوسی کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ تبشیر اور امید کا پہلو بہت ہی کمزور ہوتا ہے اور اگر امید کا کوئی پہلو ہو تو وہ ہمیشہ ظاہری حالات و واقعات کے خلاف ہوگا۔ مگر ان ظاہری حالات سے مراد مادی حالات نہیں بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ پہلو اس کے قلبی حالات کے خلاف ہوگا۔ مثلاً وہ رات دن اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتا ہے۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر اور قادیان سے شائع کیا

تعلیم الاسلام کالج قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا ارشاد ہے۔ کہ "ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا۔ کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج سکے۔ خواہ اسکے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی ایمان کی کمزوری کا مظاہرہ کرتا ہے۔"

کالج میں لڑکوں کا داخلہ شروع ہے احباب جماعت کو چاہیے کہ یہ اطلاع پاتے ہی اپنے بچوں کو بھیجدیں۔ مرزا ناصر احمد پرنسپل

مگر خواب میں وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ میں جنت میں چلا گیا ہوں۔ حالانکہ خدا کی نافرمانیوں کا نتیجہ کبھی جنت نہیں ہو سکتا۔ پس جب بھی اسکی قلبی اور روحانی کیفیت اور ہوگی۔ اور خواب اور کچھ ظاہر کر رہی ہوگی۔ تو یہ امر اس بات کا ایک قطعی ثبوت ہوگا۔ کہ جو خواب اسے دکھایا گیا ہے۔ وہ شیطان کی طرف سے ہے اللہ تعالے کی طرف سے نہیں۔

اللہ تعالے کی طرف سے انسان کو جو خواب دکھایا جاتا ہے۔ اس میں وقار ہوتا ہے اس میں سکینت ہوتی ہے۔ اس میں صفائی ہوتی ہے۔ اس میں علم غیب کا اظہار ہوتا ہے اس سے دین کی تائید ہوتی ہے۔ اس سے اللہ تعالے کی محبت انسان کے قلب میں بڑھتی ہے۔ مگر دماغی یا نفسانی یا شیطانی خوابوں میں کوئی تسلسل نہیں ہوتا۔ کوئی وقار نہیں ہوتا۔ کوئی ترتیب نہیں ہوتی۔ کوئی صفائی نہیں ہوتی۔ انسان دیکھتا ہے۔ کہ میں چلا جا رہا ہوں۔ کہ رستہ میں ایک باغ آ گیا۔ پھر دیکھا تو اپنے آپ کو ریل کی پٹڑی پر چلتے ہوئے پایا۔ پھر نظارہ بدلا تو دیکھا۔ میاں رحمت علی کھڑا ہے۔ اور میں اس سے پوچھتا ہوں میاں رحمت علی تم نے مولیاں توڑ لیں۔ پھر دیکھا تو ایک قلعہ سامنے نظر آیا۔ غرض نہ کوئی تسلسل ہوتا ہے نہ کوئی مطلب ہوتا ہے۔ نہ کوئی نئی بات ہوتی ہے نہ کوئی نظارہ کی صفائی ہوتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ خواب دیکھنے والا دماغی پریشانی میں مبتلا تھا۔ جس کے نتیجہ میں اسے ایسے بے جوڑ نظارے نظر آنے لگ گئے۔ پس ان خوابوں کے پہچاننے کی ایک بڑی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ ان میں تسلسل نہیں ہوتا۔ اور خواب کی زنجیر جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی نظر آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالے کی طرف سے جو خواب دکھائی جاتی ہے اس میں ایک عجیب تسلسل پایا جاتا ہے۔ بعض بعض دفعہ الہی خوابوں میں بھی تسلسل ٹوٹتا ہوا نظر آتا ہے۔ مگر درحقیقت وہ تسلسل کا انقطاع نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ الگ الگ نظارے ہوتے ہیں۔ جو دکھائے جاتے ہیں۔ جس طرح ایک فلم کے بعد دوسری فلم لائی جاتی ہے اسی طرح ایک نظارہ کے بعد اللہ تعالے دوسرا نظارہ دکھا دیتا ہے۔ بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ تسلسل جاتا رہا۔ مگر درحقیقت ہر حصہ اپنی ذات میں مربوط اور مکمل ہوتا ہے۔ اور وہ حصے دو الگ الگ واقعات کے نظارے ہوتے ہیں۔ مگر پریشان خوابوں کا کوئی ٹکڑہ بھی اپنی ذات میں مکمل نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ الہی خوابوں میں علم غیب بڑی کثرت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور علم غیب ایک ایسی چیز ہے۔ جس کا سوائے خدا کے اور کسی کو علم نہیں ہوتا۔ ایسی خوابیں جب اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں۔ تو ہر شخص کو یقین دلا دیتی ہیں۔ کہ یہ خوابیں خدا کیطرف سے تھیں۔ حدیث النفس یا شیطانی نہیں تھیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ میرے ساتھ خدا تعالے کا اس وقت تک یہی سلوک ہے کہ جب بھی مجھے کسی بات کا فکر ہو۔ اور میں اس کے متعلق دعا کروں۔ تو بالعموم اس موقعہ پر اس کا جواب الہاماً نہیں ملتا۔ اس سے اللہ تعالے مجھے تسلی دیتا ہے۔ کہ میرے خواب و الہام خواہش کے نتیجہ میں نہیں ہوتے۔

تصویری زبان میں خوابیں

اسی طرح الہی خوابیں عموماً تصویری زبان میں دکھائی جاتی ہیں۔ جو اس بات کا ایک ثبوت ہوتی ہیں۔ کہ ان میں دماغی بناوٹ کا دخل نہیں۔ انسانی دماغ وہی بات بنا سکتا ہے۔ جس کا اسے علم ہو۔ لیکن جب تمثیل زبان میں کوئی رویا ہو۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ خواب اللہ تعالے کی طرف سے آئی ہے۔ مثلاً اگر کسی کو خواہش ہو۔ کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو۔ اور وہ اس کے لئے دعا کرے۔ تو اللہ تعالے اگر اسے بیٹا دینا چاہے گا۔ تو بجائے اس کے کہ وہ یہ دکھائے۔ کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ وہ اسے یہ نظارہ دکھا دیگا۔ کہ اسے آم ملا ہے۔ گویا خدا بالعموم اس تصویری زبان میں انسان کے ساتھ کلام کرتا یا آئندہ رونما ہونے والے حالات اس پر ظاہر کرتا ہے۔ جو دماغی بناوٹ کا نتیجہ نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر کوئی ایسا شخص ہو۔ جسے معلوم ہو۔ کہ آم کی تعبیر بیٹا ہوتی ہے۔ تو پھر اللہ تعالے اسے کسی اور رنگ میں اس حقیقت سے مطلع فرمائے گا۔ کیونکہ تصویری زبان بہت وسیع ہے۔ اس میں اگر آم دکھا کر یہ بتایا جا سکتا ہے۔ کہ تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ تو اللہ تعالے ایسا بھی کر سکتا ہے۔ کہ اسے گلاب یا چنبیلی یا نرگس وغیرہ کا پھول دکھا دے۔ یا آم کی بجائے انگور اسے خواب میں نظر آ جائیں۔ اور اس طرح لطیف پیرایہ میں اللہ تعالے اسے اپنے منشا سے آگاہ فرمائے یہ تصویری زبان ایسی ہے۔ جو انسان خود نہیں بنا سکتا۔ اللہ تعالے ہی ہے۔ جو اس زبان میں آئندہ ظاہر ہونے والے واقعات سے اپنے بندوں کو اطلاع دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالے کا ایک نام قرآن کریم میں مصور رکھا گیا ہے۔ جس کے معنے ہیں رویا دکھانے والا۔ اس کے معنے یہ بھی ہیں۔ کہ رحم مادر میں شکل بنانے والا مگر اس کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ خدا تعالے تصویری زبان میں انسان سے کلام کرتا ہے۔ اور یہ زبان اتنی لطیف ہوتی ہے۔ کہ اس میں دماغی بناوٹ کا شائبہ تک بھی نہیں پایا جاتا۔ جیسے میں نے ابھی اپنے بچپن کے ایک رویا کا ذکر کیا ہے۔ کہ میں نے جنت کو دیکھا۔ اور جب میں ہاتھ بڑھا کر اس کا ایک پھول توڑنے لگا۔ تو ایک ایک پتی سے فرشتے نکل آئے۔ اور وہ مجھے کہنے لگے ابھی نہیں۔ ابھی تم زندہ ہو اس لئے جنت کا پھول توڑ نہیں سکتے۔ اب یہ ایسی زبان نہیں جس میں انسانی دماغ کا کوئی تعلق ہو۔ پھر اس رویا میں کوئی پریشانی نہیں کوئی اضطراب نہیں۔ ساری رویا ایک ترتیب اور تسلسل اپنے اندر رکھتی ہے۔ تو یہ علامتیں ہیں جن سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ جو خواب انسان کو آئی ہے۔ وہ خدا تعالے کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے حدیث النفس ہے یا کسی بیماری کا نتیجہ۔ جو خوابیں خدا تعالے کی طرف سے نہیں ہونگی ان میں بالعموم پریشان نظارے نظر آئیں گے۔

غرباء کے لئے غلہ کا جلد انتظام فرمایئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس سال غرباء کے لئے کم از کم دو ہزار من پختہ غلہ گندم کی ضرورت ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ جلد سے جلد یہ مقدار پوری کر دیں۔

حضرت امیر المومنین کے ملفوظات لکھنے کی سعادت حاصل کرنے کا موقعہ

اردو زود نویسوں کی ضرورت ہے۔ جو جامعہ احمدیہ کا درجہ رابعہ پاس یا کم از کم مولوی فاضل ہوں۔ گریڈ ۵۵-۳-۸۵ ہوگا۔ درخواستیں جلد سے جلد آنی چاہئیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

امتحان نظام نو کی تاریخ میں تبدیلی

چونکہ نظام نو کی طباعت میں مشین پریس کی خرابی کی وجہ سے غیر معمولی تعویق ہو گئی ہے۔ اور احباب کو کتاب اب بھجوائی جا رہی ہے۔ اس لئے بعض خدام کے تقاضے پر امتحان نظام نو کی تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اب یہ امتحان ۲ جولائی کے بجائے ۱۶ جولائی ۱۹۴۲ء مطابق ۱۶ وفا ۱۳۲۱ ہش کو ہوگا۔ خدام مطلع رہیں۔ اور جو دوست وقت کی تنگی کے باعث امتحان نہ دے رہے تھے۔ وہ اب تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس نہایت ضروری ذریعہ تعلیم کو حاصل کریں۔ کتاب کی قیمت ایک روپیہ فی نسخہ ہے۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ

جماعت احمدیہ بہرم کا جلسہ

جماعت احمدیہ بہرم ضلع ہوشیارپور کا تبلیغی جلسہ ۸ جولائی ۱۹۴۲ء کو ہوگا۔ ارد گرد کی جماعتیں اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر جلسہ کو کامیاب بنائیں۔ اس جماعت [illegible] (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اور پھر وہ نظارے بھی جلد جلد بدلتے چلے جائیں گے۔ پھر ان میں علم غیب نہیں ہوگا۔ ان میں دین اور تقوےٰ کی کوئی بات نہیں ہوگی۔ ان میں تصویری زبان نہیں ہوگی۔ اور یہ سب باتیں ظاہر کر رہی ہونگی کہ ان خوابوں کا منبع خدا تعالےٰ کی ذات نہیں ہے۔ پھر ایک بڑی بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جب کوئی رؤیا ہوتا۔ یا انسان پر الہام نازل ہوتا ہے۔ تو ایسے رؤیا اور الہام کے نتیجہ میں انسان کے اندر عجز وانکسار بڑھ جاتا ہے۔ لیکن جن لوگوں پر شیطان کی طرف سے کوئی الہام نازل ہو ان میں بجائے عجز وانکسار پیدا ہونے کے کبر اور رعونت کا مادہ ترقی کر جاتا ہے۔ ذرا سا بھی الہام ہو جائے۔ تو یکدم وہ خدا تعالےٰ کے تمام راستبازوں پر ہاتھ مارتے۔ اور ان کو اپنے مقابلہ میں بالکل ہیچ اور ذلیل سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کے مقربین کی یہ علامت ہوتی ہے۔ کہ ان پر جب الہامات نازل ہوتے ہیں۔ ان کے اندر خشوع وخضوع اور انکسار بڑھ جاتا ہے۔ اور بجائے اپنی بڑائی کا اظہار کرنے کے وہ ڈرتے ہیں۔ کہ کہیں اس ذریعہ سے اللہ تعالےٰ ہمارا امتحان ہی نہ لے رہا ہو۔ جہاں تک دعووں کا تعلق ہے وہ بھی کرتے ہیں اور یہ بھی کرتے ہیں۔ مگر ان کے دعوے کبر اور خودپسندی کے ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور مقام رکھتے ہیں۔ وہ جب کوئی دعوےٰ کرتے ہیں۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کسی کنواری شادی کا اقرار لیا جا رہا ہے۔ انکسار اور ... کی حیثیت اور عجز ونیاز ان کے بہت زیادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن ... آدمی بڑی جرأت اور دلیری سے ایسی ... کرتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ... دنیا کی بادشاہت اسی کے سپرد ہے۔ دیکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... سال سے الہامات نازل ہوتے تھے۔ ... آپ کے اندر ان الہامات نے کوئی ... پیدا نہیں کیا۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ ... آپ کے اندر پیدا ہوا۔ لیکن دوسری ... چراغ الدین جموں والے کی کیفیت یہ تھی۔ کہ جب اس کا اشتہار یہاں پہنچا جس میں یہ ذکر تھا۔ کہ میں رسول ہوں۔ اس میں اس قدر دعوے کئے گئے تھے۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا وہ ساری زمین ہلا دے گا۔ حضرت خلیفہ اول بھی اسکے اشتہار سے متاثر ہوئے اور فرمانے لگے معلوم ہوتا ہے خدا ہمارے سلسلہ کی تائید میں کوئی نشان دکھانے والا ہے۔ میر مہدی حسین صاحب کی کیفیت تو یہ تھی۔ کہ وہ اس کا اشتہار پڑھ پڑھ کر خوشی سے اچھلتے تھے۔ اور بھی کئی لوگ تھے۔ جو اس کے اشتہار سے متاثر ہوئے میں ایک دفعہ میر مہدی حسین صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ انہوں نے مجھے وہ اشتہار سنانا شروع کر دیا۔ میں نے کہا۔ یہ بالکل لغو اور فضول ہے۔ میں ایسی باتوں کو نہیں مان سکتا۔ وہ کہتے توبہ کرو توبہ کرو وہ خدا کا مامور ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا فرشتہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ میں نے کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ فرشتہ مولوی نورالدین صاحب پر نازل نہ ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب پر نازل نہ ہوا اور جموں میں چراغ دین پر نازل ہو گیا۔ وہ لوگ جو ہجرت کر کے قادیان میں آ گئے۔ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاطر ماریں کھائیں۔ گالیاں سنیں۔ تکلیفیں برداشت کیں۔ ان پر تو فرشتہ نازل نہ ہوا۔ اور فرشتہ نازل ہو گیا جموں میں چراغ الدین پر جسے قادیان میں بھی آنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مگر میر مہدی حسین صاحب یہی کہتے جاتے تھے کہ توبہ کرو۔ توبہ کرو۔ میں نے کہا توبہ کیا صریح جھوٹا آدمی ہے۔ تیسرے ہی دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کے متعلق الہام ہو گیا۔ کہ نزل بہ جبیز دافع البلاء۔ اور اس طرح خدا نے بتا دیا۔ کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس میں الہیٰ نور کا دخل نہیں خواہشات نفسانی کے نتیجہ میں ایسے کلمات شیطان کی طرف سے اس کے دل پر نازل ہوئے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ اس موقعہ پر ایک میں اور ایک مولوی عبدالکریم صاحب اس کے خلاف تھے۔ باقی دوست یہی خیال کرتے تھے۔ کہ ممکن ہے وہ خدا کی طرف سے ہی یہ باتیں کہہ رہا ہو۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا دل چونکہ نرم تھا۔ اس لئے آپ خیال فرماتے تھے۔ کہ شاید وہ خدا کی طرف سے ہی یہ باتیں کہہ رہا ہو۔ مگر مولوی عبدالکریم صاحب اس کے خلاف تھے۔ لیکن وہ بھی اندر ہی اندر کڑھتے تھے۔ کچھ کہہ نہیں سکتے تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الہام نازل ہوا تو مولوی عبدالکریم صاحب فرمانے لگے۔ حضور میرا تو پیٹ ہی پھٹ چلا تھا۔ میں ان کی باتیں سنتا تو دل ہی دل میں کڑھتا تھا۔ مگر کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔ اور میری سمجھ میں ہی یہ نہیں آتا تھا کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ خدا اور اسکے رسول پر جو لوگ پہلے ایمان لائے جنہیں مختلف خدمات کا موقعہ ملا۔ جو خدا تعالیٰ کے رسول کی صحبت میں رہے۔ ان کو تو یہ برکت نہ ملی۔ اور جموں میں ایک ایسے شخص کو بیٹھے بیٹھے یہ برکت مل گئی۔ جو صرف چند ماہ سے احمدی ہوا ہے۔ اور جسے صحبت میں بیٹھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا۔

بچپن کے تین خاص واقعات

سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا تین واقعات ایسے ہیں۔ جن میں خدا تعالےٰ نے بچپن میں ہی مجھے صحیح راستہ پر قائم رکھا پہلا واقعہ تو وہ ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں یہ تجویز کی گئی۔ کہ مدرسہ ہائی کو بند کر دیا جائے۔ اور تمام زور مدرسہ احمدیہ پر صرف کیا جائے۔ اس وقت میں نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ اور آخر یہ تجویز رہ گئی۔ دوسری دفعہ یہ تجویز کی گئی۔ کہ مدرسہ احمدیہ کو بند کر دیا جائے۔ اس وقت بھی اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی۔ کہ میں نے مدرسہ احمدیہ کی تائید میں تقریر کی۔ جس کا تمام جماعت پر ایسا اثر ہوا۔ کہ آخر مدرسہ احمدیہ کو توڑنے کی تجویز رہ گئی۔

تیسرا واقعہ چراغ دین جموں والا ہے۔ اس موقعہ پر بھی اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی۔ کہ میں نے چراغ الدین کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اس کے اشتہارات سے متاثر نہ ہوا۔

فرمایا اسی مسجد کا واقعہ ہے یہاں مجلس شوریٰ ہوئی۔ جس میں تمام جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔ اور تجویز یہ پیش ہوئی کہ مدرسہ احمدیہ کو بند کر دیا جائے۔ اور نوجوانوں کو کالجوں کی تعلیم کے لئے وظائف دیئے جائیں جب وہ کالجوں سے فارغ ہو جائیں۔ تو بعد میں انہیں ایک آدھ سال تعلیم دے کر دین کے واقف کر دیا جائے۔ پس وہ لوگ جہاں ہونگے سلسلہ کے مبلغ ہونگے۔ میں جب پہنچا۔ تو اس وقت خواجہ کمال الدین صاحب تقریر کر رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ مدرسہ احمدیہ کے ذریعہ جو مبلغ تیار ہونگے۔ دنیا ان کے متعلق یہی کہے گی۔ کہ وہ روپیہ کی خاطر تبلیغ کر رہے ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنے نوجوانوں کو کالجوں میں تعلیم دلائیں۔ اور کوئی ڈاکٹر بن جائے کوئی وکیل بن جائے۔ کوئی انجینئر بن جائے۔ سائنس کی اعلےٰ ڈگری حاصل کرے۔ اور وہ اپنی روزی خود کمائیں۔ اور ساتھ ہی تبلیغ بھی کریں تو لوگوں پر اس کا بڑا اثر ہوگا۔ اور وہ کہیں گے کہ یہ کیسے اسلام کے جاں نثار خادم ہیں جو بغیر تنخواہ کے اور بغیر روپیہ کے لالچ کے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ پس مدرسہ احمدیہ کو بند کر دیا جائے۔ اور نوجوانوں کو کالجوں میں تعلیم دلوائی جائے۔ جب خواجہ صاحب یہ تقریر کر رہے تھے تو میں نے دیکھا ساری مجلس سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہی ہے۔ اور اس سے بڑی متاثر معلوم ہوتی ہے۔ میں نے یہ نظارہ دیکھا تو میری طبیعت میں بہت ہی جوش پیدا ہوا۔ اور میں نے کھڑے ہو کر ایک تقریر کی۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے تمام مجلس کا رنگ بدل گیا۔ اور یا تو وہ خواجہ صاحب کی تائید میں تھے۔ اور یا سب کے سب یکزبان ہو کر کہنے لگے۔ ہم مدرسہ احمدیہ کو ہرگز بند نہیں کرینگے۔ میں جب تقریر کے لئے کھڑا ہوا۔ تو میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ گیا۔ اور مجھے اس وقت یوں معلوم ہوا۔ جیسے یہ لوگ احمدیت کو ذبح کر رہے ہیں۔ میں دس بارہ منٹ ہی بولا ہونگا زیادہ لمبی تقریر میں نے نہیں کی۔ مگر ابھی پانچ منٹ ہی گزرے تھے۔ کہ ساری جماعت میں تغیر پیدا ہو گیا۔ پھر خواجہ کمال الدین صاحب نے بہترا کہا کہ میرا یہ مطلب نہیں تھا یا وہ تھا۔ مگر جماعت نے پھر ان کی بات نہیں سنی۔

استخارہ کے بعد کا خواب

ایک دوست نے عرض کیا کیا استخارہ کے بعد بھی نفسانی یا شیطانی خواب آ سکتی ہے حضور نے فرمایا اگر خدا پر توکل کرنے کی بجائے خواہش طبیعت پر غالب ہو تو نفسانی خواب بھی آ سکتی

ضروری نہیں کہ استخارہ کے بعد جو خواب بھی آئے خدا کی طرف سے ہی ہو۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ استخارہ کس اخلاص سے کیا گیا ہے۔ جیسے اخلاص سے ہوگا۔ ویسا ہی نتیجہ نکلیگا۔

نماز میں مقررہ سورتیں پڑھنا

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ حضور مغرب کی نماز میں ہمیشہ مقررہ سورتیں کیوں پڑھا کرتے ہیں۔ یعنی پہلی رکعت میں الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ والناس۔ اس میں کیا حکمت ہے؟

حضور نے فرمایا۔ مغرب کی نماز میں ہی نہیں میں تو عشاء کی نماز میں بھی ہمیشہ مقررہ سورتیں پڑھا کرتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ عشاء کی نماز میں تو بعض مقررہ سورتیں (یعنے سورۃ ضحٰی اور سورۃ تین) میں اس لئے پڑھا کرتا ہوں۔ کہ میرا گلا خراب ہے۔ جس کی وجہ سے میں لمبی سورتیں نہیں پڑھ سکتا۔ اور مغرب کی نماز میں میں جان بوجھ کر یہ سورتیں پڑھا کرتا ہوں۔ جب پہلی جنگ ہوئی۔ اور اٹلی بھی جنگ میں شامل ہوگیا۔ تو اس وقت اٹلی کی حکومت نے یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ خانہ کعبہ پر بمباری کرے۔ میری طبیعت پر اس کا ایسا اثر ہوا۔ کہ میں نے بالالتزام مغرب کی نماز میں یہ سورتیں پڑھنی شروع کردیں۔ اس کے بعد میں نے بتیرا اپنے نفس کو روکا کہ اب ان سورتوں کے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر میں ان کے پڑھنے سے رک نہیں سکا۔ یہی خیال آتا ہے۔ کہ ہمارا دشمن تو اب بھی طاقتور ہے۔ ایسا نہ ہو۔ وہ پھر اور زیادہ زور پکڑ جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ اس کے فتنہ کے ازالہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔

عذاب جہنم منقطع اور نعماء جنت دائمی ہیں

ایک دوست نے عرض کیا۔ قرآن کریم میں جنتیوں کے متعلق بھی آتا ہے ھم فیھا خالدون اور دوزخیوں کے متعلق بھی انہی الفاظ کا استعمال ہوا ہے پھر عذاب جہنم کو منقطع اور نعماء جنت کو دائمی کیوں قرار دیا جاتا ہے؟

حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم میں بے شک جنت اور دوزخ دونوں کے متعلق خلود کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مگر جنت کے متعلق عطاءً غیر مجذوذ (ہود ع۹) یا لھم اجرٌ غیرُ ممنون (سورۃ انشقاق) وغیرہ کے الفاظ بھی استعمال کئے گئے ہیں۔ جو دوزخ کے متعلق استعمال نہیں ہوئے۔ پس دوزخ کا عذاب ایک وقت ختم ہو جائے گا۔ لیکن جنت ہمیشہ قائم رہے گا۔ خلود کا لفظ قرآن کریم میں محدود عرصہ پر بھی بولا گیا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ افائن مت فھم الخالدون (انبیاء ع۳) یعنی کیا تجھ سے پہلے جو لوگ آئے وہ اب تک زندہ ہیں۔ وہ بھی مر گئے اور تجھ پر بھی موت آجائے گی پس دوزخیوں کے متعلق اللہ تعالےٰ نے خلود کا لفظ عذاب جہنم کے غیر منقطع ہونے کی وجہ سے استعمال نہیں کیا۔ بلکہ ایک لمبے عرصۂ عذاب کی وجہ سے استعمال کیا ہے۔ جیسے قرآن کریم نے لابثین فیھا احقابا کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ پس چونکہ جنت کے متعلق عطاءً غیر مجذوذ یا اجرٌ غیر ممنون کے الفاظ آتے ہیں۔ اس لئے ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ جنت کی نعمتیں ابدی ہوں گی۔ لیکن دوزخیوں کے متعلق ایسے الفاظ کہیں بھی استعمال نہیں کئے گئے۔ بلکہ حدیثوں میں اس امر کی صراحت کی گئی ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ جب نسیم صبا دوزخ کے دروازوں کو کھٹکھٹائیگی۔ اور اس کے اندر کوئی شخص نہ ہوگا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی یہ الہام نازل ہوچکا ہے۔ کہ یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۵) اس الہام نے اس امر کی تائید کردی۔ کہ قرآن کریم میں دوزخیوں کے متعلق خلود کا جو لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس سے عذاب کا ایک لمبا عرصہ مراد ہے۔ ورنہ جہنم پر ایک ایسا وقت ضرور آئے گا۔ جب اس میں کوئی شخص نہیں ہوگا۔

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ایک خاص بات

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ایک خاص بات ہے۔ جسے عام طور پر لوگوں نے نہیں سمجھا۔ اور نہ اس سے انہوں نے کوئی فائدہ اٹھایا ہے۔ وہ خاص بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو الہامات نازل ہوئے۔ وہ قرآن کریم کے ان بہت سے مطالب پر روشنی ڈالنے والے ہیں جو اس زمانہ کے لحاظ سے لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب بنے ہوئے تھے۔ اور وہ اُن کا غلط مفہوم سمجھتے تھے۔ چنانچہ جس کسی آیت کا مفہوم سمجھنے میں آج کل کے زمانہ کے لوگ عام طور پر غلطی کیا کرتے ہیں۔ وہی آیت یا اس آیت کا کوئی ٹکڑہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آجاتا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ یہ بتا دیتا ہے۔ کہ جو معنے اس الہام کے ہیں وہی معنے قرآن کریم کی اس آیت کے بھی ہیں مثلاً حضرت مسیحؑ کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر۔ اس آیت کے معنے سمجھنے میں مسلمانوں سے بڑی غلطی ہوئی۔ اور انہوں نے ایسے معنے کئے۔ جو حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے والے ہیں۔ اس غلطی کا ازالہ کرنے اور آیت کا صحیح مفہوم بتانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الہام نازل فرمایا۔ کہ "ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں" (تذکرہ صفحہ ۶۵)

اس الہام میں بھی پر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ پس اس الہام نے بتا دیا۔ کہ انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر میں بھی طیر سے مراد پرندے نہیں بلکہ حضرت مسیحؑ کے پروں کے نیچے رہ کر آپ سے تربیت پانے والے لوگ مراد ہیں۔ اسی طرح اور بیسیوں الہامات ہیں۔ جن میں قرآن کریم کی ان آیتوں کے مطالب حل کردیئے گئے ہیں۔ جن پر کوئی نہ کوئی زد پڑتی تھی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ایک خاص بات یہ ہے کہ ان پر غور کرنے سے قرآن کریم کی آیات کے مطالب واضح ہو جاتے ہیں۔ انسان ایک آیت پڑھتا ہے۔ اور اُسے اس کا مطلب معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن جب وہی آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آجاتی ہے۔ یا اسی رنگ کا کوئی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں مل جاتا ہے۔ تو پھر صاف طور پر پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ اس آیت کا کیا مفہوم ہے۔ کیونکہ جو مفہوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کا ہوگا۔ وہ اس آیت پر چسپاں ہوسکے گا۔ اسی طرح دوسری مثال اس کی یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کے متعلق انجیل میں ذکر آتا تھا۔ کہ وہ پانی پر چلے۔ لوگ سمجھتے تھے۔ کہ واقعہ میں حضرت مسیحؑ پانی پر اپنے پاؤں سے چلتے تھے۔ حالانکہ یہ ان کا ایک کشف تھا جس میں انہیں بتایا گیا تھا۔ کہ ان کی قوم کی بحری طاقت بہت زیادہ ہوگی۔ مگر اس عقدہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف نے ہی حل کیا۔ آپ فرماتے ہیں۔ "میں نے ایک دفعہ دیکھا۔ کہ میں ہوا میں تیر رہا ہوں۔ اور میں لوگوں سے کہتا ہوں۔ عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے۔ اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں۔ اور میرے خدا کا فضل اُن سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۳۱)

اس کشف میں جہاں یہ اشارہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ نے جب کہا کہ میں پانی پر چل رہا ہوں۔ تو درحقیقت آپ نے اپنا ایک کشف ہی بیان فرمایا تھا۔ جسے لوگوں نے بعد میں بگاڑ کر کچھ کا کچھ بنا دیا۔ اور اس کشف کا مطلب یہ تھا۔ کہ میری قوم کسی زمانہ میں بہت بڑی بحری طاقت حاصل کریگی۔ وہاں اس کشف میں اس امر کی طرف بھی

اشارہ ہے۔ کہ آئندہ ہوائی جہازوں کا زور زیادہ ہوجائے گا۔ اور بحری جہاز صرف سیر و سیاحت کے لئے رہ جائیں گے۔ زیادہ تر کام ہوائی جہازوں سے ہی لیا جائے گا۔ اور بحری جہازوں کے مقابلہ میں ان کی اہمیت بہت بڑھ جائیگی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ اب ایسا ہی ہورہا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں یہ بہت بڑا کمال ہے۔ کہ قرآن کریم کے سینکڑوں مضامین آپ کے الہامات پر غور کرنے سے کھل جاتے ہیں کیونکہ جو معنے الہام کے کئے جائیں وہی قرآنی آیات پر چسپاں ہوسکتے ہیں اور ان معنوں کے لحاظ سے وہ آیات بالکل واضح ہوجاتی ہیں۔

آداب مجلس کے متعلق ایک ضروری ہدایت

فرمایا۔ دوستوں کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ پہلی بات کے ختم ہونے پر کچھ وقفہ کے بعد دُوسرا سوال کرنا چاہیئے۔ جلد جلد سوال کرنے سے مجلس کا وقار قائم نہیں رہتا۔ اور خود بھی فائدہ اٹھانے سے انسان محروم رہتا ہے۔ کیونکہ اس کی توجہ اسی طرف رہتی ہے۔ کہ کب پہلی بات ختم ہو۔ تو میں دُوسرا سوال کروں۔ اس وجہ سے وہ باتوں پر پُورے غور اور فکر سے کام نہیں لیتا۔ پس جب ایک بات ختم ہوجائے۔ تو منٹ دو منٹ صبر کرو۔ اور پھر کوئی سوال کیا کرو۔ جلدی جلدی سوال کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے سوال کو ہی سوچتا رہتا ہے کہ میں نے اب یہ پُوچھنا ہے اور جو بات بیان کی جارہی ہو۔ اُسپر غور نہیں کرتا۔ پس آئندہ اس کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ اور جب ایک بات ختم ہوجائے۔ تو اُسکے کچھ وقفہ کے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم جون۔ روس کے محاذ جنگ کی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ جرمن فوج نے رومانیہ کے مشہور شہر جاسی کے شمال میں واقع روسی مورچوں پر حملہ کرکے ان میں شگاف ڈال دیا ہے۔ مگر اس کے لئے جرمنوں کو بھاری قیمت ادا کرنی پڑی ہے لڑائی میں جرمنوں کے ۵۰ ٹینک اور ۳۰ طیارے تباہ ہوئے۔ جرمنوں کا یہ حملہ ٹینکوں کی بڑی تعداد کی مدد سے ہوا تھا۔

لنڈن یکم جون۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ڈبلن (ریپبلک شہر) کے تمام دروازے بند کر دئے گئے ہیں۔ اور حفاظت کے لئے جو سپاہی مقرر تھے۔ انکی تعداد دوگنی کر دی گئی ہے۔

لنڈن یکم جون۔ جنگ کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ اتحادی توپوں اور ہوائی جہازوں نے کل رات روم کی بیرونی بستیوں پر بمباری کی۔ مارشل کیسلرنگ نے روم مورچوں کو بچانے کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا ہے۔ اتحادی روم کے راستہ کو صاف کرنے کے لئے پوری طاقت کا استعمال کر رہے ہیں۔

لنڈن یکم جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانیوں نے ایک عورتوں کی رجمنٹ بنائی ہے جو برما کی جنگ میں جاپانی افسروں کی زیر کمان رہے گی۔ اس رجمنٹ میں چینی۔ سیام اور برما کی عورتیں شامل ہیں۔

واشنگٹن یکم جون۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے پریس کانفرنس میں اس امر کا اعلان کیا کہ میری اور مسٹر چرچل کی ملاقات جولائی سے پہلے کسی وقت ہو سکتی ہے۔ کب ہوگی۔ اس کے وقت اور تاریخ کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

شملہ یکم جون۔ وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے پولیس کانسٹیبلوں کی ابتدائی تنخواہ ۱۸ روپے کی بجائے ۲۲ روپے کر دی ہے۔ علاوہ ازیں مہنگائی الاؤنس وغیرہ کی صورت میں ۱۷ روپے اور ملیں گے۔

نئی دہلی یکم جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ کے دوران میں باہر سے ۲۳ ہزار ٹن گیہوں ہندوستان پہنچ چکا ہے۔

حیدرآباد دکن یکم جون۔ یہاں زبردست افواہ ہے۔ کہ نواب علی یار جنگ بہادر کو بھوپال کی وزارت عظمیٰ کی پیشکش ہوئی۔ جو انہوں نے قبول کر لی ہے۔

مراد آباد یکم جون۔ پولیس نے شہر کی پندرہ ریڈیو اس بنا پر ضبط کر لئے کہ ان کے مالکان پر شبہ تھا۔ کہ وہ باقاعدہ جاپانی کا مخالفانہ پروپیگنڈا سنتے تھے اور لوگوں کو سناتے تھے۔

انقرہ یکم جون۔ ترکی اسمبلی نے متفقہ طور پر گورنمنٹ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم سراج اوغلو نے اپنی اختتامی تقریر میں کہا۔ کہ موجودہ بجٹ میں سب سے زیادہ روپیہ ڈیفنس کیلئے وقف کیا گیا ہے۔ ہم آزاد ملک کے آزاد لوگوں کے طور پر رہنا چاہتے ہیں۔ اور ہم رجعت پسندوں کو کسی وقت بھی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت نہیں دینگے۔ اور ایسی سرگرمیوں کو ہر ممکن طریقہ سے دبا دیں گے۔

لاہور یکم جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزارت پنجاب میں مزید توسیع کی جائیگی۔ جن میں ایک ہندو۔ اور ایک سکھ وزیر لیا جائے گا۔ ایک خیال یہ بھی ہے۔ کہ شائد اس دفعہ ہندو کی بجائے کسی اچھوت کو وزیر بنایا جائے۔

لاہور یکم جون۔ کل مسٹر ولیمز سپیشل مجسٹریٹ حال ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے خواجہ نذیر احمد صاحب سابق آفیشل ریسیور کیخلاف "میس لینڈ کیس" "ملتان لینڈ کیس" اور "میس لینڈ جعلسازی کیس" وغیرہ مقدمات کا فیصلہ سنا دیا۔ فاضل مجسٹریٹ نے "میس لینڈ کیس" میں خواجہ صاحب کو بری کر دیا۔ ملتان لینڈ کیس میں ۷ سال قید سخت اور پچاس ہزار روپیہ جرمانہ اور میس لینڈ جعلسازی کیس میں ۵ سال قید سخت اور دس ہزار روپیہ جرمانہ کیا۔ مسٹر عبد الحلیم سپرنٹنڈنٹ جیل میانوالی کو ملتان لینڈ کیس میں دو سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا۔ خان بہادر شیخ دین محمد ریٹائرڈ سیشن جج کو بری کر دیا۔ جسٹس سر عبد الرحمان نے خواجہ صاحب کو ایک لاکھ پچیس ہزار روپے اور مسٹر عبد الحلیم کو ۵ ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

بمبئی یکم جون۔ گاندھی جی نے ۲۰ مئی کو ڈاکٹر جیکر کے نام جو خط لکھا۔ وہ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس میں گاندھی جی لکھتے ہیں۔ کہ میں رہائی پر قطعاً خوش نہیں ہوں۔ بلکہ مجھے شرم محسوس ہوتی ہے۔ اچھا ہوتا۔ کہ میں بیمار نہ ہوتا۔ میں نے کوشش کی۔ لیکن میں ناکام رہا۔ میرا خیال ہے۔ کہ جونہی ڈاکٹر موجودہ کمزوری رفع ہو جانے کا اعلان کریں گے۔ حکومت مجھے پھر گرفتار کرلے گی۔ اگر نہ کرے۔ تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں اگست کا ریزولیوشن واپس نہیں لے سکتا۔

لاہور یکم جون۔ سر شہاب الدین سپیکر اسمبلی نے اپنی لائبریری جو چار ہزار کتابوں پر مشتمل ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کو دیدی ہیں۔ ان میں سے کچھ کتب نایاب ہیں۔

کراچی یکم جون۔ سندھ کے ہندو وزراء رائے صاحب گوکل داس اور ڈاکٹر ہیمنداس نے ہندو پنچایت کے مطالبہ کو نامنظور کرکے لیگی وزارت سے مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن یکم جون۔ پانچویں فوج کے ہراول دستے روم کے دروازوں تک پہنچ گئے ہیں۔ کیسلرنگ کی فوجیں زبردست مزاحمت کے بعد پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

لاہور یکم جون۔ آج انٹی ستیارتھ پرکاش لیگل پروسیجر کمیٹی کے ارکان کی ایک مختصر سی میٹنگ میں چوک متی کے افسوسناک واقعہ کے گرفتار شدگان کے ورثاء کی درخواست پر غور کیا گیا۔ جو انہوں نے قانونی امداد حاصل کرنے کے لئے کمیٹی کو دی تھی۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ تمام ملزمان کو کمیٹی کے خرچ پر مکمل قانونی امداد بہم پہنچائی جائے۔

لاہور یکم جون۔ کل نیلا گنبد کے قریب چودہ کفن پوش اور بیلچہ بردوش خاکساروں نے مظاہرہ کیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر بیلچے ضبط کر لئے اور خاکساروں کو منتشر کر دیا۔

لنڈن ۲ رجون۔ ایرا کے نام انتخاب میں مسٹر ڈی ویرا کی پارٹی کو چودہ ووٹ زیادہ ملے ہیں۔

لنڈن ۲ رجون۔ جرمنی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل بلغاریہ میں نئی حکومت قائم کر دی گئی ہے۔ سابق وزیر زراعت وزیر اعظم ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲ رجون۔ اٹلی میں روم کے بچاؤ کے مورچوں پر بڑے زور کی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ پانچویں امریکن فوج ولٹری کے شمال اور شمال مغرب میں البن کی تاریخی پہاڑیوں پر زور کے حملے کر رہی ہیں۔ وہ ایک ۲½ ہزار فٹ بلند چوٹی کو پار کرکے دشمن کی ڈیفنس لائن میں دو میل آگے بڑھ گئی ہے اور اب روم سے ۱۵ میل پر ہے۔ دشمن ولٹری کی حفاظت کے لئے پورا زور لگا رہا ہے۔ اور اس کے لئے اپنی بہترین چھاتا فوج استعمال کر رہا ہے۔ آٹھویں فوج کے محاذ پر بھی دشمن پیچھے ہٹ رہا ہے اور اتحادی فوج بڑی تیزی سے اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ نیوزی لینڈ کی فوج نے سکورا کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

چنگنگ ۲ رجون۔ مچینا پر شمال جنوب اور مغرب سے برابر حملے ہو رہے ہیں۔ اتحادی طیارے بھی دشمن کے دمدموں پر شدید گولہ باری کر رہے ہیں۔ امپھال کے شمال اور شمال مشرق میں دشمن سے علاقہ کو صاف کرایا جا رہا ہے۔ بشن پور کے علاقہ میں گورکھوں نے سلچر جانیوالے رستہ پر قبضہ کر لیا۔ کوہیما کے علاقہ میں کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ یہاں دشمن نے اپنے بچاؤ کے لئے